

مدیر کے نام

حبیب الرحمن قریشی، کراچی

قوی دفاعی پالیسی (اکتوبر ۹۷) میں سورہ الحدید کی آیت ۱۰ (جس میں فتح سے قبل اور بعد کے انفاق کا ذکر ہے) کا حوالہ بھی آنا چاہیے تھا۔ زمانہ امن و جنگ میں وسائل حرب کی تیاری، فراہمی اور منصوبہ بندی کے لیے انفاق کی ہدایت امت مسلمہ کو ہمیشہ کے لیے دی گئی ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ اکثر اس آیت سے صرف نظر کر لیا جاتا ہے۔ پروفیسر عبدالجبار شاکر نے کلامی مسائل پر ڈاکٹر عبدالحق انصاری کے مضمون پر چلتا ہوا تبصرہ تو کر دیا (اکتوبر ۹۷)۔ کیوں نہ وہ خود مولانا مودودیؒ کے کسی ایک مسلک پر قلم اٹھائیں، مثلاً تعصب اور فرقہ بندی جس پر سید مودودیؒ نے اسلامی ریاست اور نفاذ قانون کے لیے سب سے زیادہ بولا اور لکھا ہے اور یہ آج کی ضرورت بھی ہے، یا جمہوریت اور یک جہتی قوم کے عنوان پر ان کے افکار کا مطالعہ اور تجزیہ کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر احسن الحق، جامعہ کراچی، کراچی

پروفیسر عبدالقدیر سلیم نے ”عالمی سرمایہ داری کا مستقبل“ (اکتوبر ۹۷) میں ہمارے ارد گرد کی زیر و زبر ہوتی دنیا کا نہایت چشم کشا تجزیہ پیش کیا ہے جس سے عالمی سرمایہ داری کی شکست و ریخت اور بلاخود ائتوسار کی طرح اس نظام کی تابوگی چشم تصور سے صاف نظر آتی ہے۔ البتہ تفنگی یہ رہ جاتی ہے کہ اس نظام کے طے پر کن قوتوں کو تعمیر نو کا موقع ملے گا؟ مضمون کے آخر میں ڈاکٹر صاحب نے اس نظام کے متبادل ”اسلام کا معاشی نظام“ کی طرف اشارہ کیا ہے مگر سرمایہ، خیات، سائنس، انصرام اور اطلاعاتی خیات کے میدان میں مسلمانوں کی زیوں حالی اور موجودہ ہستی کے پیش نظر اس بات کا کتنا امکان ہے کہ یہ خلا مسلم امہ پر کرے؟ محترم خرم مراد کا انتخاب ”حب جاہ“ بھی تربیت و تزکیہ نفس میں نہایت اہم اور قابل قدر ہے۔

سلیم منصور خالد، گجراتوالہ

عالمی سرمایہ داری کا مستقبل (اکتوبر ۹۷) میں سرمایہ داری نظام کا محاکمہ نہایت جامع اور مدلل انداز میں کیا گیا، تاہم صاحب مضمون نے کارل مارکس کا تذکرہ تین بار بطور ”انسان دوست“ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مارکس انسانی دوستی کا دعوے دار ضرور تھا مگر اس کے افکار و نظریات کے نتیجے میں برپا ہونے والے انقلاب سے انسانیت کو کڑے کسیلے پھل ہی ملے۔